GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

Aspects of the Need of Brotherhood Among Muslims in Contemporary World

عصر حاضر میں مسلمانوں میں جذبہ اخوت کی ضرورت کے پہلو

Dr. Tahira Batool
Asmat Ali Khan
Irfan Ullah
Dr. Mufti Muhammed Iltimas*
Lecturer Kohat University of Science & Technology Kohat
PhD scholar Department of Islamic Studies Kohat University of Science & Technology Kohat
PhD scholar Department of Islamic Studies Kohat University of Science & Technology Kohat
Lecturer Departmant of Islamiyat University of Peshawar*

Abstract

Islam has anxious on Islamic brotherhood and called all Muslims as brothers to each other. It becomes a stronghold of protection for the enemies. In this, lies our success and solution to all our problems. It can help you get through a hard time and gives you a sense of safety. There are many challenges in life, and many of these are almost impossible to overtake alone. To navigate these challenges most effectively, having a reliable companion is invaluable. Brotherhood transcends the realm of ordinary friendship; it embodies a profound connection. This connection may exist irrespective of blood ties, signifying a bond that withstands the tests of time and circumstance. In Contemporary World, Muslim face too much Problems and challenges .They need relation of Brotherhood to overcome their problems and challenges. The study was basically planned to address that In Contemporary World,Muslims are weaker than the enemy in many fields- The primary aim of this research was that muslim overcome their weakness throug relation of Brotherhood.

Keywords: Brotherhood, Muslim, Contemporary World.

تمہید

اسلام ایک ایسا عظیم الشان دین ہے جس نے اخوت کو خاص اہمیت دی ہے۔اخوت مسلمانوں کے اندر بہترین تعلق ہے اس تعلق کی وجہ سے مسلمان دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتے ہوں خود کو اسلامی دنیا کا جزاور دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔اخوت سے معاشرہ مضبوط ہوتا ہے۔مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہوتا ہے اور آپس کے باہمی اختلافات اور تنازعات ختم ہوتے ہیں۔اخوت کے رشتہ کی وجہ سے ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی مدد کرتا ہے اور ہر طرح سے اس کا ساتھ دیتا ہے۔قرآن مجید میں سب مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے۔ارشاد خداوندی ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ [1]

ترجمہ:"بے شک مسلمان ایک دُوسرے کے بھائی،ہیں۔"

آپ ﷺ مسلمانوں کو آپس میں بھائی قرار دیا ہے۔ [2]

عصر حاضر کا یہ ایک اہم موضوع ہے۔عصر حاضر میں اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ آج ملت اسلامیہ نے اس رشتہ کو بھلا دیا ہے اور آپس میں اختلافات کا شکار ہے۔آج مسلمانوں کے درمیان اخوت کا شیرازہ پوری طرح بکھر چکا ہے۔آج مسلمانوں نے اخوت کے عظیم درس کو فراموش کر دیا ہے۔آج مسلمان بے چینی اور انتشار کا شکار ہیں۔آج کے معاشرہ میں اخوت اور بھائی چارہ ناپید ہے۔آج مسلمان اس صورت کامیاب ہو سکتے ہیں جب وہ آپس میں بھائی چارہ کی فضا قائم کریں گے۔عصر حاضر میں مسلمانوں کے درمیان جذبہ اخوت کی بہت ضرورت ہے۔آج دوبارہ مسلمانوں کو اس رشتہ کو قائم کرنا ہوگا تاکہ معاشرہ میں مضبوط ہو سکیں۔

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

اخوت کا معنی ومفہوم

اُخوت عربی زبان کے لفظ ''اَخٌ '' سے ہے۔اخا یخواُخوۃ ً واخاوۃً باب نصر ینصر'' سے ہے، جس کے معنی ''بھائی بنانا، دوست بنانا[3]''۔باب مفاعلہ سے مواَخاۃ کا بھی یہی معنی ہے۔ اس کی ضد کے طور پر عصبیت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

مصباح اللغات میں اخ کی معنی یوں بیان ہوتے ہیں:

1۔بھائی یا دوست بننا: بھائی، دوست، اور ساتھی۔اس کا تثنیہ اخوان۔دوستی کے لحاظ سے بھائی کے مطلب میں شامل ہے اور اخوۃ اس اخ کی جو نسبی بھائی کے معنی میں ہے۔[4]

2۔ایک رسی کے ساتھ بندھے ہوئے: ''الاخیۃ والآخِیۃ''[5]

جیسا کہ کہا جاتا ہے:

''شد اللہ بینکما اُواخي الِاخاء''[6]

اللہ تعالی تم دونوں کے درمیان بھائی بندی کے علاقے کو مضبوط کردے۔

اخوت کا لفظ اخ سے نکلا ہے۔ جس کے لغوی معنی بھائی، برادری، بھائی بندی ہے۔اصطلاح میں اخوت سے مراد کلمہ طیبہ کی بنیاد پر جو مسلمانوں کا آپس میں رشتہ تشکیل پاتا ہے اسے اخوت کہتے ہیں۔[7]

اخوت کے رشتہ کی وجہ سے مسلمان آپس میں بھائی ہیں، وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ہوں اور چاہے وہ کسی بھی نسل، علاقہ، خاندان اور ملک سے تعلق ہو۔جو کلمہ طیبہ کی بنیاد پر اسلامی برادری میں شامل ہوتے اور عالمگیر اسلامی برادری کا حصہ بن جاتے ہیں۔اخوت کی بنیاد کلمہ طیبہ ہے۔

اخوت کی اہمیت قرآن اور حدیث کی روشنی میں

قرآن میں اخوت کی اہمیت

قرآن مجید میں بہت زیادہ اخوت پر زور دیا گیا۔قرآن مجید میں اخوت کی بنیاد پر تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے۔ارشاد خداوندی ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ﴾ [8]

ترجمہ: ''یقینا مسلمان ایک دُوسرے کے بھائی ہیں۔''

مسلمانوں کا اتحاد اور اُخوت کا رشتہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے اس لئے اللہ تعالی نے اختلافات اور تفریق سے روکا ہے۔تاکہ اخوت کا رشتہ قائم رہے۔قرآن مجید میں ہے

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾[9]

ترجمہ: ''اور اللہ کی رسی کو سب تھامو اور تفرقہ میں نہیں پڑو۔''

اللہ تعالی کا حکم ہے کہ وہ آپس کے تنازعات کو صلح کے ذریعے حل کیا جائے جو اخوت کے خلاف ہوں۔جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشادِ فرمایا ہے:

﴿فَأَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾[10]

ترجمہ: ''تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادو۔''

قرآن مجید میں مسلمانوں کو باہمی جھگڑوں سے منع کیا ہے کیونکہ اس سے وہ کمزور ہو جائیں گے۔جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ﴾[11]

ترجمہ: اور آپس میں، نہ جھگڑو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا، اکھڑ جائے گی۔

رشتہ اخوت مسلمانوں میں محبت کا ذریعہ ہے۔جذبہ اخوت سے مسلمانوں میں محبت بڑھتی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشادِ فرمایا ہے:

﴿وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۚ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ﴾ [12]

ترجمہ: اور ان کے دلوں میں الفت، ڈال دی، جو کچھ زمین میں ہے، اگر سارا تو خرچ کردیتا ان کے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتا، لیکن اللہ نے ان میں الفت ڈال دی۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

اللہ تعالی نے مسلمانوں کو ایسی تمام چیزوں سے روکا ہے جو رشتہ اخوت کو نقصان پہنچانے والی ہیں۔[13]

اخوت کی اہمیت حدیث کی روشنی میں

آپ ﷺ نے اخوت کے بارے میں بہت سی احادیث ارشاد فرمائی ہیں۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو بھائی قرار دیا ہے، ارشاد فرمایا:

(المُسلِمُ أخُو المُسلِمِ) [14]

ترجمہ: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔"

آپ ﷺ نے مسلمانوں کی آپس کی محبت کو جذبہ اخوت کا نتیجہ اور اسلامی اخوت کو ایک جسم کی مانند قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى)[15]

ترجمہ: "ایمان والوں کو آپس کی محبت، رحم دلی اور شفقت، کو ایک انسانی جسم کی طرح دیکھو گے، کہ اگر جسم کا کوئی حصہ تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو، پورا جسم متاثر ہوتا ہے، پورا جسم جاگتا ہے۔ اور بخار و بے خوابی میں مبتلا ہوتا ہے۔"

مسلمانوں کے مابین اخوت کے لئے ضروری چیز ہے مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں جو چیز وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے، وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)[16]

ترجمہ: "تم میں سے کوئی شخص کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے، وہی چیز پسند نہ کرے، جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

رشتہ اخوت مسلمانوں کی حفاظت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ) [17]

ترجمہ: "کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان، اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔"

اسلامی اخوت مضبوطی کا باعث ہے۔ حدیث میں مومن کو اپنے دوسرے مومن بھائی کے لیے دیوار سے تشبیہ دی گئی ہے:[18]

عصر حاضر میں مسلمانوں میں جذبہ اخوت کی ضرورت کے پہلو

1۔ اتحاد

عصر حاضر میں جذبہ اخوت کو مسلمانوں میں اتحاد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جذبہ اخوت سے مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ عصر حاضر کے عالمی حالات میں مسلمانوں میں اتحاد بہت ضروری ہے۔ مسلمانوں کا آپس میں اتحاد کی وجہ سے مسلمان عالمی طاقت بن سکتے ہیں۔ عصر حاضر میں باہمی اتحاد مفقود ہو چکا ہے۔

موجودہ وقت میں مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہے، مغرب والے مسلمانوں کو لڑا رہے ہیں۔ ان کے آپس میں اتحاد نہیں ہے۔ مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ارب اور اکسٹھ اسلامی ممالک ہیں، پھر بھی مسلمان اکٹھے نہیں۔ مسلمان منتشر قوم کے روپ میں لوگوں کے سامنے ہیں۔ مغربی قوتیں چاہتی ہیں کہ مسلمانوں پر کنٹرول حاصل کریں۔ وہ نیٹو کے نام پر مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔[19]

عصر حاضر میں مسلم ممالک میں باہمی تعاون نہیں ہے۔ مختلف اسلامی ممالک صرف اپنے مفاد کو دیکھتے ہیں۔ ان حالات میں مسلمانوں، کو اپنے کھوئے ہوئے مقام کو حاصل کرنے کے لئے آپس میں اتحاد پیدا ہو۔

دنیا کے نقشے سے پتا چلتا ہے کہ اسلام دنیا جغرافیائی لحاظ سے ملے ہوئے ہیں۔ دنیا کے اہم راستے مسلمانوں کے کنٹرول میں ہیں۔ بہت سے قدرتی وسائل مسلمان ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ مسلمان قدرتی وسائل کو اتحاد سے استعمال کریں تو دنیا میں اپنا جائز مقام حاصل کر سکتے ہیں۔"[20]

عصر حاضر میں سب سے ہم مسئلہ مسلمانوں کے باہمی تعلقات کا ہے۔ افغانستان سے لے کر عرب، افریقہ تک مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو اتحاد کی بنیاد پر اکٹھا کیا اور ساری دنیا پر مسلمان چھا گئے۔ آج کے دور میں بھی مسلمان اتحاد کی وجہ سے مل کو کامیاب ہو سکتے ہیں۔"[21]

گویا کہ عصر حاضر میں مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق نہیں ہے۔ عصر حاضر میں جذبہ اخوت کے ذریعہ سے اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔

2۔ مضبوط دفاع

عصر حاضر میں مسلمانوں میں مضبوط دفاع کی ضرورت ہے اور جذبہ اخوت سے مسلمانوں کے درمیان مضبوط دفاع پیدا ہو سکتا ہے۔عصر حاضر میں کشمیر، برما، فلسطین، عراق،افغانستان اور شام میں مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں مسلمان دہشت گردی کا شکار ہیں۔

مسلمان عراق، کشمیر،افغانستان، فلسطین،اور چیچنیا کے مسلمان ریاستی دہشت گردی میں مبتلا ہیں۔یہ مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دے کو ان کو قتل کر رہے ہیں۔اور عالمی برادری اس خطرناک صورتحال کو خاموشی سے دیکھ رہی ہے۔[22]

اگر مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو جائے تو مسلمان مضبوط دفاعی قوت بن سکتے ہیں۔ڈاکٹر محمد خلیل اس کے بارے میں لکھتے ہیں :

''مسلمان دنیا کی سب سے بڑی قوت ہیں اس وقت تقریبا 65 لاکھ مسلمان فوج موجود ہے۔اس سے مسلمانوں کی دفاعی قوت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا۔''[23]

3۔امت مسلمہ کی بقا کا باعث

عصر حاضر میں جذبہ اخوت امت مسلمہ کی بقا کا باعث بن سکتا ہے۔عصر حاضر میں مسلمان دشمن کی بہت سی سازشوں اور چالوں کا شکار ہے۔تو انہیں اپنی بقا کے لئے رشتہ اخوت کو مضبوط کرنا ہوگا۔اسی صورت میں وہ دشمن کی سازشوں اور چالوں سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔اگر مسلمان آپس میں بھائی بھائی نہیں بنے گے اور متحد نہیں ہوگے تو دشمن مسلمانوں پر غالب آجائے گا۔ڈاکٹر محمد خلیل اس کے بارے میں لکھتے ہیں :

''اخوت ہی امت مسلمہ کی بقا کا باعث ہے۔جتنا یہ نظام مضبوط ہوگا اتنا ہی امت مسلمہ کا وجود سازشوں سے محفوظ و مامون ہو جائے گا ورنہ بقا کی جنگ کمزور پڑ جائے گی اور کفر ہم پر غلبہ حاصل کرلے گا جیسا کہ آج ہے یوں مسلمان ان کے غلام بن کر رہ جائیں گے۔''[24]

4۔معاشی مضبوطی

عصر حاضر میں مسلمان معاشی طور پہ مغرب کے غلام ہیں۔بہت سے اسلامی ممالک مغرب کے دیئے ہوئے قرضوں پر اپنے ملک چلا رہے ہیں۔مسلمانوں کو اپنی معاشی مضبوطی کے لئے اخوت کے جذبہ کی ضرورت ہے۔مسلمانوں کو آپس میں مل کر اپنی معیشت کو مضبوط کرنا چاہیئے۔مسلم ممالک کو آپس میں تجارت کو فروغ دینا چاہیے۔تاکہ مسلم ممالک اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔مسلم ممالک جب مغربی ممالک سے قرض لیتے ہیں تو اس طرح سود میں ان کا پیسہ ضائع ہو جاتا ہے۔ڈاکٹر محمد خلیل پاکستان کے بارے میں لکھتے ہیں :

''پاکستان کے بجٹ کا نصف سے زائد بیرونی قرضوں کے سود پر ضائع ہو جاتا ہے۔''[25]

5۔عالمی سیاسی قوت

عصر حاضر میں مسلمانوں کو اکٹھے ہو کر عالمی سیاسی قوت بنانی چاہیے۔موجودہ دور میں اگر مسلمان اخوت کی بنیاد پر اکٹھے ہو جائیں تو وہ عالمی سیاسی قوت بن جائیں گے۔اگر آج مسلمان سیاسی قوت نہ بن سکے تو سپر پاور کی غلامی ان کا مقدر بن جائے گا۔عصر حاضر میں عالم عربی مسلمانوں کی پناہ گاہ اور عالمی سیاست کا مرکز ہے۔اب عرب قومیں اور حکومتیں اسلام کے بجائے مغرب کے کنٹرول میں ہیں۔وہ اپنے نظام زندگی اور سیاست و حکومت میں مغرب کی پیروی کرتے ہیں۔[26]موجودہ حالات میں عرب دنیا ایک سالم قوت والی قیادت سے محروم ہے۔ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں :

''عربوں کی موجودہ قیادت سمندر کی جھاگ کی مانند ہے۔بعض موجیں تو اتنی بلند ہوئیں کہ انہوں نے آسمان کو چھو لیا لیکن اس کے بعد سمندر کی تہ میں ہمیشہ کے لئے سو گئیں۔حکومتیں قائم ہوئیں، قیادتیں ظاہر ہوئیں لیکن دیکھتے ہی دیکھتے ان کی بساط الٹ گئی''[27]

عصر حاضر میں تمام مسلمانوں کو عالمی سیاسی قوت بننے کے لئے جذبہ اخوت کی بہت ضرورت ہے۔

6۔باہمی تعاون

عصر حاضر میں تمام مسلمانوں کو آپس میں تعاون کی ضرورت ہے۔ مسلمان باہمی تعاون کے ساتھ اپنے بہت سے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔اسلام کی بنیاد امداد باہمی پر ہے۔اس تعاون کا تقاضا کہ مسلمان آپس میں تعاون دوسرے کا سہارا بنے۔ایک دوسرے کی کفالت کریں،ایک دوسرے کا مل جل کر دکھ درد کو ختم کریں۔[28]

7۔باہمی تجارت کا فروغ

عصر حاضر میں مسلمانوں کی آپس میں باہمی تجارت کی بہت کمی ہے۔اس سے تجارت کا توازن مسلمانوں کے حق میں نہیں ہے۔عصر حاضر میں مسلمانوں کو باہمی تجارتی روابط مضبوط کرنے چاہئے۔تاکہ ان کی باہمی تجارت مضبوط بنیادوں پر استوار ہو سکے۔اس سے تجارت کا توازن عالم اسلام کے حق میں ہو سکتا ہے۔[29]

8۔اسلامی دولت مشترکہ

عصر حاضر میں مسلمانوں کو بہت سے معاشی مسائل کا سامنا ہے۔عصر حاضر میں مسلمانوں کو اپنی معاشی مضبوطی کے لئے اسلامی دولت مشترکہ قائم کرنی چاہئے۔اسلامی دولت مشترکہ اخوت کے نظام پر قائم ہو سکتی ہے۔اسلامی دولت مشترکہ سے معاشی طور پر مسلمان مضبوط ہو سکتے ہیں اور ان کے بہت سے معاشی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔[30]

9۔مشترکہ کرنسی

عصر حاضر میں مسلمانوں کو عالمی تجارتی تعاون کے لئے مشترکہ کرنسی بنانی چاہیئے۔اس طرح عالمی تجارتی تعاون ان کے حق میں ہو سکتا ہے۔تمام یورپی ممالک نے مل کر "یورو" نام کی مشترکہ کرنسی بنائی تھی اس سے انہیں بہت نفع حاصل ہوا۔اس لئے مسلمانوں کو مل کر کرنسی بنانی چاہیئے۔تاکہ ان کی معیشت مضبوط ہو جائے۔[31]

10۔مسلمانوں کی اقوام متحدہ

عصر حاضر میں مسلمانوں کو آپس کے تنازعات کو نمٹانے کے لئے ایک ادارہ کی ضرورت ہے۔اس لئے عصر حاضر میں مسلمانوں کو مل کر اقوام متحدہ بنانی چاہیئے۔اس سے آپس کے تنازعات کو وہ ختم کر سکتے ہیں۔عصر حاضر کی اقوام متحدہ پر کفار کو غلبہ حاصل ہے۔اس لئے مسلمانوں کو اپنے لئے مسلم اقوام متحدہ بنانی چاہیئے۔[32]

11۔بلا سود بنکاری

اسلام میں سود حرام ہے اس لئے عصر حاضر میں مسلمانوں کو رشتہ اخوت کی بنیاد پر بلا سود بینکاری کرنی چاہیئے۔مسلم ممالک کو چاہیئے کہ بلا سود بینکاری کی حوصلہ افزائی کرے۔تاکہ سود سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے۔[33]

نتائج

مسلمانوں کو آپس میں انتشار وافتراق کو ختم کرنا چاہیئے۔مسلمانوں کا آپس میں اتحاد، تعاون ہونا چاہیئے۔عصر حاضر میں مسلمان بہت سے میدان میں دشمن سے پیچھے ہیں۔مسلمانوں کو خود کو مضبوط کرنے کے لئے سب کو آپس میں رشتہ اخوت کو پروان چڑھانا ہو گا۔عصر حاضر میں مسلمانوں کو دشمن کا مختلف میدان میں مقابلہ رشتہ اخوت کے ذریعے کرنا ہو گا۔مسلمان آپس میں بھائی چارہ سے معاشرے میں کامیاب مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

حوالہ جات

[1] القرآن،10/49

Al Quran, 49/10

[2] الصحیح، مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، موقع الاسلام، کتاب البر والصلہ والادب، باب تحریم ظلم المسلم، حدیث نمبر:4650، 426/12

Sahih Muslim by Muslim Bin Hijjaj,Moqa ul Islam,kitab al bir wa alsilah wa aladab, bab Tahreem Zulm al muslim,hadith number :4650,12/426

[3] المعجم الوسیط، ابراھیم، أحمد، حامد، محمد النجار، دار ،الدعوۃ،9/1

Al-Mu'jam Al-Waseet by Ibrahim , Ahmad , Hamid ، Muhammad ،al-Najjar, Dar ul Dawat ,1/9

[4] مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ، مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، لاہور، ص:33

Misbah ul Lughat by Abu Al Fazal Mulana Abdul Hafeez,Maktabah qudosia, Urdu Bazar, Lahore,p 33

[5] ایضا

Ibid

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.4 (2023)
(October- December)

[6] المعجم الوسیط، 9/1

Al-Mu'jam Al-Waseet 1،/9

[7] علمی اسلامیات، ڈاکٹر محمد خلیل، علمی کتاب خانہ اردو بازار، لاہور، ص: 80

Ilmi Islamiat by Dr M Khalil, Urdu Bazar, Lahore,p 80

[8] القرآن، 10/49

Al Quran, 49/10

[9] القرآن، 103/3

Al Quran, 3/103

[10] القرآن، 10/49

Al Quran, 49/10

[11] القرآن، 46/8

Al Quran, 8/46

[12] القرآن، 63/8

Al Quran, 8/63

[13] القرآن، 11/49

Al Quran, 49/11

[14] الصحیح، مسلم بن الحجاج، کتاب البر والصلہ والادب، باب تحریم ظلم المسلم، حدیث نمبر: 4650، 426/12

Sahih Muslim by Muslim Bin Hijjaj,Moqa ul Islam, kitab al bir waalsilLah ، waaladDab, bab Tahreem ZulAm al muslim,hadith number :4650,12/426

[15] صحیح بخاری، أبو عبداللہ، محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن المغیرۃ البخاری، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر، دار طوق النجاۃ، الطبعۃ الأولی 1422، کتاب: الادب، باب: رَحْمَةِ النَّاسِ، حدیث نمبر: 6011، 194/15

Sahih al-Bukhari ,Abu Abdullah Muhammad bin Ismail bin ibrahin bin al mughirah al-Bukhari,Tehqiq: Muhammad Zaheer bin Nasir, kitab al adab, bab Rahmat in nas, 1st edition,1422,hadith number:6011,15/194

[16] ایضا، کتاب الْإِيمَانِ، باب: مِنْ الْإِيمَانِ ،حديث نمبر:13 ،17/1

Ibid , kittab al iman, bab Min al Iman, hadith number:13,1/17

[17] ایضا، کتاب الْإِيمَانِ، باب: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ،حديث نمبر:9 ،13/1

Ibid, kitab all iman, bab Al muslim man salim al muslimun, hadith number:9,1/13

[18] ایضا، کتاب الصلاة، باب: تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ،حديث نمبر:481 ،491/1

Ibid, kitab al Salat, bab Tasbik al asabia fi al masjid, hadith number:481,1/491

[19] مسلم دنیا ایک تعارف، سید قاسم محمود،الفیصل ناشران و تاجران،لاہور،2005ء،ص:8
Muslim Duniya Ik taaraf,Syed Qasim Mehmood, Al Faisal Nasiran wa Tajran, Lahore,2005,p:8

[20] عصر حاضر میں اسلام کیسے نافذ ہوا؟، تقی عثمانی، مکتبہ دار العلوم، کراچی، 1397ھ، ص: 597
Asr e Hazir mein Islam kaisy Nafiz hua,Taqi Usmani, Maktiba Dar ul Aloom,Karachi,1397,p:597

[21] عصر حاضر کے نام سیرت نبوی کا پیغام، سید محمد عبداللہ، ماہنامہ 'فکر و نظر'، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، اگست 1981ء، ص: 7
Asr e Hazir ky naam Seerat e Nabvi ka Paigham by syed M Abdullah , Mahnama Fikar o Nazar, Idara Tehqiqat e Islami, Islamabad, August 1981,p:7

[22] اسلام اور دہشت گردی، خالد علوی، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، 2011ء ص:35

Islam aur Dahsat Ghardi, Khalid Alvi,Dawat Academy, International Islamic University Islamabad,2011,p:35

[23] علمی توضیح الاسلام، ڈاکٹر محمد خلیل، علمی کتاب خانہ، لاہور، 2017، ص:118

Ilmi Tozeeh el Islam by Dr M Khalil, Urdu Bazar, Lahore,2017,p 118

[24] علمی توضیح الاسلام، ڈاکٹر محمد خلیل، ص:118

Ilmi Tozeeh el Islam by Dr M Khalil,p 118

[25] علمی توضیح الاسلام، ڈاکٹر محمد خلیل، ص:118

Ilmi Tozeeh el Islam by Dr M Khalil ,p 118

[26] انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، ابو حسن علی ندوی، مجلس نشریات اسلام. کراچی، 2009ء ص:356

Islami duniya par Musalmano ky Arooj o Zawal ka Asar by Abu al hassan Ali Nadvi , Majlish Nasriyat e Islam,Karachi,2009,p:356

[27] عالم عربی کا المیہ, حسن علی ندوی، مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، لکھنؤ، 1980ء، ص:198

Alam Arbi ka Almiya: Quran Hakeem ky mutalia aur qanoon e fitrat ki roshni mein Paigham by Abu al hassan Ali Nadvi , Majlish Nasriyat e Islam,Lakhnau,1980,p:198

[28] علمی توضیح الاسلام، ڈاکٹر محمد خلیل، ص:119

Ilmi Tozeeh el Islam by Dr M Khalil, ,p 119

[29] ایضا

Ibid

[30] ایضا

Ibid

[31] ایضا

Ibid

[32] ایضا

Ibid

[33] ایضا

Ibid